لذتِ عبادت

09-February-2023

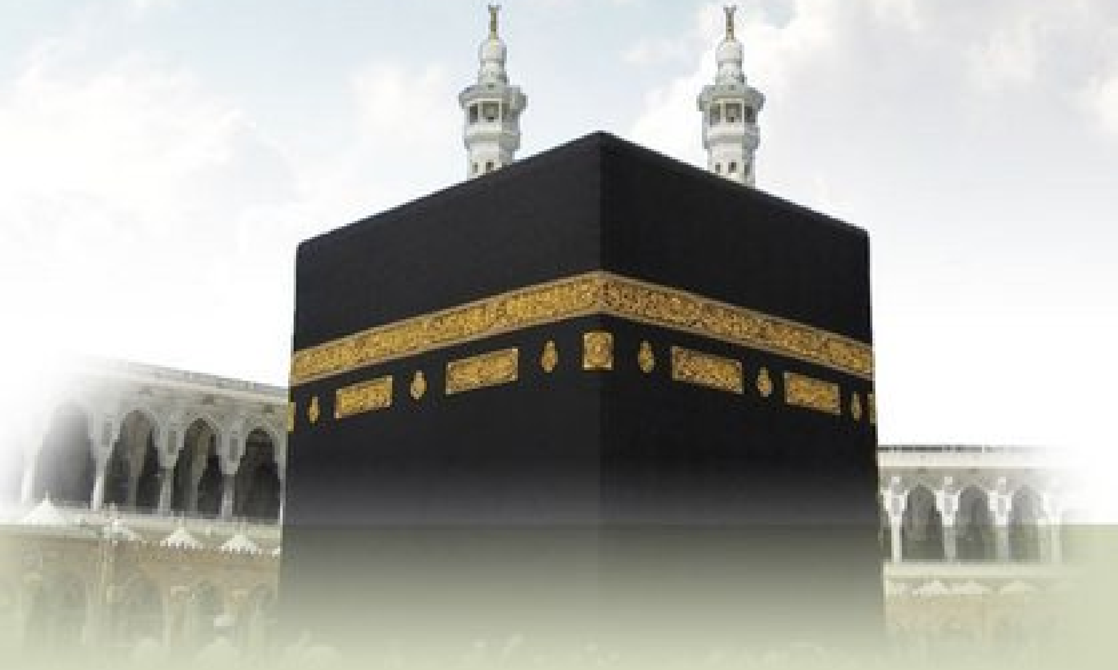

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درود شریف کی فضیلت

گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنّت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ

یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/ ۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ بااَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

محبوبِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عِبادات

صحابیِٔ رسول حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مکی مدنی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزے رکھتے اور اتنی کثرت سے نمازیں پڑھتے کہ آپ کے مبارک پاؤں پر سوجَن آجاتی۔[2] اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قیامُ اللیل (یعنی رات کو نفل نمازیں) ہرگز نہ چھوڑتے، اگر کبھی طبیعت ناساز ہوتی تو بیٹھ کر ادا فرماتے تھے۔[3] اُمّ

323

[1]... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔
[2]... تاریخ دمشق، جلد: 4، صفحہ: 141۔
[3]... ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب: قیام اللیل، صفحہ: 214، حدیث: 1307۔

المؤمنین حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کی روایت کے مطابق آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معمول مبارک یہ تھا کہ رات کو نماز ادا فرماتے، پھر جتنی دیر نماز ادا کی، اتنی ہی دیر آرام فرماتے، پھر اُٹھتے اور جتنی دیر آرام کیا، اتنی دیر نماز ادا فرماتے، پھر نماز پڑھنے کی مِقْدار آرام فرماتے، یونہی کرتے رہتے یہاں تک کہ فجر ہو جاتی۔[1] حضرت جابِر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرمانے کے بعد جب بھی بیدار ہوتے تو مسواک کرتے اور تازہ وُضُو کرکے نماز ادا کیا کرتے تھے۔[2]

صحابیِٔ رسول حضرت حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک رات اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں نماز ادا فرمارہے تھے، میں نے موقع غنیمت جانا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے کھڑے ہو کر اِقْتِدا میں نماز شروع کر دی۔ اللہ پاک کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دورانِ نماز سورۂ بقرہ کی تِلاوت شروع فرمائی، میں دِل میں خیال کر رہا تھا کہ حُضُور، جانِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم 100 آیات پڑھ کر رکوع فرمائیں گے لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 100 آیات پر رکوع نہ کیا بلکہ آگے پڑھتے گئے، اب میں نے خیال کیا کہ 200 آیات پر رکوع فرمائیں گے مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 200 آیات پر بھی رکوع نہ فرمایا۔ اب مجھے خیال ہوا کہ حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پُوری سورۂ بقرہ (یعنی تقریباً اڑھائی سپارے) مکمل پڑھ کر رکوع فرمائیں گے۔ چنانچہ سورۂ بقرہ مکمل ہوئی مگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اب بھی رکوع نہ فرمایا بلکہ سورۂ آلِ عمران شروع فرما دی۔ اب میں سوچ رہا تھا کہ حُضُور

1...ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب: مَا جَاءَ کَیْفَ کَانَتْ قِرَآءَۃُ النَّبِی، صفحہ:679، حدیث:2923۔
2...مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، جلد:2، صفحہ:462، حدیث:3651۔

سورۂ آلِ عمران مکمل تلاوت کر کے رکوع فرمائیں گے۔ (مگر میرا خیال اس بار بھی درست نہ نکلا)، جانِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سورۂ آلِ عِمرَان مکمل فرمائی (یعنی پونے 4 پارے تِلاوت فرمالئے) لیکن رکوع نہ کیا بلکہ سورۂ نِسَآء شروع فرمادی۔

حضرت حذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے سوچا شاید حُضُور سورۂ نِسَآء مکمل کر کے رکوع فرمائیں گے، اب کی بار بھی میرا خیال دُرست نہ تھا، جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سورۂ نِسَآء مکمل کی (یعنی سوا5 پارے پُورے ہوگئے)، اب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سورۂ مَائِدہ شروع فرمائی اور سورۂ مَآئِدہ مکمل تلاوت کرنے کے بعد (یعنی تقریباً سوا 6 سپارے پڑھ کر) رکوع فرمایا۔ میں نے سُنا: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رکوع میں **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم** پڑھ رہے تھے، پھر (دوسری رکعت میں) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سورۂ اَنعام شروع فرمادی۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! آپ نے سنا کہ بخشے بخشائے آقا، اُمّت کو بخشوانے والے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کتنی کثرت سے اور کیسی پابندی کے ساتھ عِبادت کیا کرتے تھے۔ پھر یہاں یہ بھی غور کیجئے کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَصرُوفیات کتنی تھیں؟ ہم پر عموماً ایک گھر کی ذِمّہ داری ہوتی ہے، ایک گھر کے چند افراد کی دیکھ بھال کرنی ہوتی ہے مگر ہمارے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پُوری کائنات کے نبی ہیں، نبوت کے فرائِض بھی انجام دیا کرتے تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو

1... مصنف عبد الرزّاق، باب قِرآۃُ السُّوَرِفی الرَّکْعَۃِ، جلد:2، صفحہ:95و96، حدیث:2845۔

عِلمِ دِین بھی سکھاتے تھے، نیکی کی دعوت بھی دیا کرتے تھے، غم خواری بھی فرماتے تھے، مریضوں کی عیادت بھی فرمایا کرتے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں لوگ فریاد لاتے، اُن کی فریاد بھی سُنا کرتے اور ہمارے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَو یہ شان ہے کہ جانور بھی آپ ہی کے حُضُور دُکھ دَرْد سُناتے تھے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن کو بھی شفقت و رحمت سے نوازتے تھے۔

یُوں سوچتے جائیے! کتنی مَصرُوفیات تھیں، ان سب مَصرُوفیات کے باوُجُود پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پابندی کے ساتھ اور کثرت سے اللہ پاک کی عبادت کیا کرتے تھے۔

دُنیا میں آنے کا مقصد عبادت ہے

آہ! ایک ہم ہیں کہ ہر کام کے لئے وقت نکال لیتے ہیں، پیسہ کمانا ہو تو وقت ہی وقت ہے ❀ سیر و تفریح کے لئے جانا ہو تو وقت ہی وقت ہے ❀ موبائل اور سوشل میڈیا (**Social Media**) کے لئے ہم ہر وقت دستیاب (***Available***) ہیں ❀ کوئی مداری آجائے تو اس کے گرد مجمع لگانے کا بھی وقت ہے ❀ کھیلنے کے لئے بھی وقت ہے ❀ کرکٹ کا میچ لگ جائے، تب تو سڑکوں پر بڑی بڑی ایل سی ڈیز لگا کر رات گئے تک کھیل دیکھنے اور اُودھم مچانے کا بھی وقت مِل جاتا ہے۔ ہاں! ہمیں وقت نہیں ملتا تو صِرْف عبادت کے لئے نہیں ملتا ❀ ہمیں وقت نہیں ملتا تو اشراق وچاشت کے لئے نہیں ملتا ❀ وقت نہیں ہے تو اَوّابین کے نوافل کے لئے نہیں ہے ❀ وقت نہیں ہے تو نیک اجتماعات میں شرکت کا وقت نہیں ہے ❀ مدنی قافلوں میں سَفَر کا وقت نہیں ہے ❀ نیکی کی دعوت دینے کا وقت نہیں ہے ❀ عِلْم سیکھنے کا وقت نہیں ہے ❀ اگر وقت نہیں ہے تو قبر و آخرت کی تیاری کا وقت نہیں ہے ❀

اس کے عِلاوہ دُنیوی کاموں کے لئے ہم وقت نکال ہی لیتے ہیں۔

کاش! ہمیں فکرِ آخرت نصیب ہو جائے، کاش! ہم اپنے آقا و مولیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عَمَلی طَور پر اپنا آئیڈیل (*Ideal*) بنانے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ پاک کو زِندگی میں نافِذ کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ کاش! عِبادت کی توفیق مِل جائے۔

دُنیا میں سب سے اَہَم کام

مشہور صوفی بُزرگ مولانا جلال الدین رومی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر بادشاہ تمہیں کسی خاص کام سے کہیں بھیجے، تم راستے میں اَور بہت سارے کام کرو مگر وہ خاص کام جس کے لئے بادشاہ نے بھیجا ہے، وہ کرنا بھول جاؤ تو بتاؤ کیا بادشاہ تم سے خوش ہو گا؟ ہر گز نہیں ہو گا، بس اسی لئے دُنیا میں انسان ہر کام بھولے تو بھول جائے مگر ایک کام ہے جو ہر گز نہیں بھولنا چاہیے۔ وہ خاص کام کیا ہے، اس کا ذِکر پارہ 22، سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب کی اس آیت میں ہے:[1]

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُؕ (پارہ:22، سورۂ اَحزاب:72)	ترجمہ کنز العرفان: بیشک ہم نے آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر امانت پیش فرمائی تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اُس امانت کو اُٹھالیا۔

آیت میں امانت سے نمازیں اور ہر وہ کام مراد ہے جس کے کرنے پر ثواب ملے اور نہ کرنے پر گُناہ ہو۔[2]

1… فِیہِ مَا فِیہِ، صفحہ:7۔

2… تفسیر جلالین مع حاشیہ صاوی، پارہ:22، سورۂ اَحزاب، زیرِ آیت:72، جُز:5، جلد:3، صفحہ:54۔

افسوس! ہمیں ہر کام یاد رہ جاتا ہے ❀ کھانا نہیں بھولتے ❀ پینا نہیں بھولتے ❀ نئے کپڑے لینا نہیں بھولتے ❀ موبائل کا نیا ماڈل آجائے تو جب تک خرید نہ لیں، چَین نہیں آتا ❀ گاڑیوں کے نئے نئے ماڈل تَوَجُّہ میں رکھتے ہیں ❀ ہاں! تَوَجُّہ نہیں رہتی تو سب سے اہم کام یعنی عبادت کی طرف تَوَجُّہ نہیں رہتی ❀ قبر کی فِکْر نہیں ہوتی ❀ قبر کی وَحْشت کی طرف تَوَجُّہ نہیں جاتی ❀ قبر میں جب نکیرین (یعنی فرشتے) سوال پوچھیں گے اس تنہائی میں، وحشت میں کیا جواب دینا ہے؟ کیسے دے پائیں گے؟ ❀ قیامت کی گرمی میں ہمارا کیا بنے گا؟ ❀ جب اعمال نامہ کھولا جائے گا، اس وقت کیا حال ہو گا؟ ❀ پُل صِراط سے کیسے گزریں گے؟ ❀ آہ! جنّت ٹھکانا ہو گا یا جہنّم میں جانا ہو گا؟ ❀ ہماری تَوَجُّہ اگر نہیں ہوتی تو ان باتوں کی طرف نہیں ہوتی۔

کاش! ہم فِکْرِ آخرت والے بن جائیں، کاش! عبادت کا ذوق مِل جائے، کاش! صد کروڑ کاش! دُنیا کی محبت دِل سے نکل جائے، کاش! اللہ پاک کی رضا پانے کی فِکْر مل جائے۔

ہماری زِندگی کا مقصد

پارہ 27، سُوْرَۃُ الذّٰارِیَات، آیت: 56 میں اللہ پاک فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (پارہ: 27، سورۂ ذاریات: 56)	ترجمہ کنزالعرفان: اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے بنائے کہ میری عبادت کریں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہم اس دُنیا میں اللہ پاک کی عِبادت ہی کے لئے آئے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم عِبادت کو ہر چیز سے بڑھ کر اہمیت دیں، باقی کچھ چھوٹتا ہے تو چُھوٹے، عِبادت میں سستی ہر گز نہ

آنے دیں۔ حضرت سفیان بن عُیَیْنَہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت قیس بن مسلم رحمۃُ اللہِ علیہ کی عادت تھی کہ آپ رات بھر نمازیں پڑھتے رہتے، سحری کے وقت بیٹھ جاتے اور اللہ پاک کے حُضُور گریہ وزاری کرتے (یعنی آنسو بہاتے ہوئے) کہتے: یہ وہ کام ہے، جس کے لئے ہمیں پیدا کیا گیا، خدانخواستہ اگر ہمارا اِختتام خیر کے ساتھ نہ ہوا تو ہم ہلاک ہو جائیں گے۔ (1)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سب سے لذیذ چیز کیا ہے؟

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک ہمیں عبادت و ریاضت کی توفیق عطا فرمائے۔ یقین مانیئے! دُنیا میں جو کچھ موجود ہے، اللہ پاک کی عِبَادت اس سب سے بڑھ کر لذیذ ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم دُنیوی لذّتوں میں کھو گئے، عِبَادت و ریاضت کی جو اہمیت ہے، ہم نے وہ اہمیت اسے نہیں دی، اس لئے ہمیں دُنیوی کاموں میں جو لذّت ملتی ہے، عِبَادت میں ویسی لذّت نہیں ملتی۔ اگر ہم عِبَادت کرنے والے بن جائیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! عِبَادت کی ایسی لذّت نصیب ہو گی کہ عِبَادت کئے بغیر زِندہ رہنا دُشوار لگے گا۔ اللہ پاک کے ایک نیک بندے جو کثرت سے عِبَادت کیا کرتے تھے، وہ فرماتے ہیں: جو لذّت و نعمت ہمیں نصیب ہے، اگر دُنیوی بادشاہ اسے پہچان لیتے تو وہ تلواروں کے ذریعے ہم سے جنگ کرتے۔ (2)

یعنی دُنیوی بادشاہ جس طرح تاج و تخت پر قبضہ جمانے کے لئے آپس میں جنگ کرتے ہیں، اگر انہیں معلوم ہو جاتا کہ عِبَادت میں کیسی لذّت ہے تو وہ تاج و تخت کے نہیں

1... صفۃ الصفوۃ، جزء:3، جلد:2، صفحہ:84۔
2... صفۃ الصفوۃ، جزء:4، جلد:2، صفحہ:135۔

بلکہ لذّتِ عِبادت کے شیدائی ہو جاتے۔

نزع کے وقت رونے کا سبب

مروی ہے کہ صحابیٔ رسول، حضرت معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا آخری وقت آیا تو آپ رونے لگے، عرض کیا گیا: عالی جاہ! آپ کیوں روتے ہیں؟ فرمایا: اس لئے رو رہا ہوں کہ موت کے بعد میں گرمیوں کے روزے کی پیاس اور سردیوں کی راتوں میں نمازیں پڑھنے سے محروم ہو جاؤں گا اور عُلمائے کرام کے ذِکر کے حلقوں میں حاضِر نہیں ہو سکوں گا۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** دیکھئے! جنہیں عبادت کی لذّت نصیب ہے، وہ دُنیا کی ہر چیز پر عِبادت ہی کو ترجیح دیتے ہیں۔ کاش! ہمیں بھی عِبادت کی ایسی لذّت نصیب ہو جائے، کاش! ہم ہر چیز سے بڑھ کر عِبادت کو اہمیت دینے والے بن جائیں۔

لذّتِ عبادت سے متعلق 5 واقعات

(1): انصاری صحابی اور لذّتِ عبادت

حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ کسی غزوہ میں گئے، واپسی پر ہم پہاڑی علاقے میں پہنچے، رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وہیں قیام کا حکم فرمایا۔ سب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان آرام کی خاطر وہاں ٹھہر گئے۔ اللہ پاک کے حبیب، دلوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: آج رات کون پہرہ دے گا؟ ایک مہاجر اور ایک انصاری صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہ سعادت ہم حاصِل کرنا

1 ... لطائف المعارف، صفحہ: 402۔

چاہتے ہیں، ہمیں قبول فرما لیجئے! رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اجازت عطا فرمائی، چنانچہ وہ دونوں صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا پہرہ دینے کے لئے تیار ہو گئے، ان دونوں نے آپس میں مشورہ کیا اور یہ طے پایا کہ آدھی رات تک ایک پہرہ دے، دوسرا آرام کرلے، پھر پہلا آرام کرے اور دوسرا پہرہ دے۔ پَس پہلی آدھی رات مہاجِر صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے آرام کیا اور انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پہرہ دینے لگے۔ کچھ دیر گزری تو اس انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نماز شروع کردی اور سورۂ کَہْف کی تِلاوت کرنے لگے۔

اسی دوران اچانک دُشمن کے ایک شخص نے پہاڑی پر چڑھ کر تیر برسانا شروع کر دیئے۔ دُشمن نے پہلا تیر جو چلایا، وہ انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے جسم میں پیوست ہو گیا۔

اَللّٰہُ اَکْبَر! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ذوقِ عِبادت صَدْ مرحبا...!انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے جسم میں تِیر پیوست ہو چکا تھا، اس کے باوُجود آپ نے کوئی حرکت نہ کی اور بدستور نماز میں مشغول رہے، ظالِم دُشمن نے دوسرا تیر مارا، وہ بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے جسمِ اَقْدَس میں اُتر گیا، انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اب بھی نماز نہ توڑی، دُشمن نے تیسرا تیر مارا، وہ بھی صحابیٔ رسول رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے جسم میں پیوست ہو گیا، اب ان صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے جلدی سے رکوع و سجدہ کیا، نماز مکمل فرمائی اور اپنے ساتھی کو جگایا۔ تیر برسانے والے کافِر نے جب دیکھا کہ یہ اکیلے نہیں ہیں، ان کے رُفَقَا بھی ساتھ ہی ہیں تو وہ فوراً بھاگ گیا۔ ادھر مہاجر صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے ساتھی کو زخمی حالت میں دیکھا تو جلدی جلدی ان کے جسم سے تیر نکالے اور پوچھا: آپ پر دُشمن نے حملہ کیا تو آپ نے مجھے جگایا کیوں نہیں؟ اس پر قرآن و نماز کے شیدائی اس انصاری صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا: میں نے نماز میں ایک سُورت

کی تِلاوت شروع کی تھی، میں نے یہ گوارانہ کیا کہ سُورت کو ادھورا چھوڑ کر نماز توڑ ڈالوں۔ خُدا کی قسم! اگر مجھے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہرے کی ذِمّہ داری نہ دی ہوتی تو میں اپنی جان دے دیتا لیکن سُورت ضرور مکمل کرتا۔ (1)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): حضرت عُروہ بن زبیر اور لذّتِ عبادت

حضرت عُروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے پاؤں میں ایک مرتبہ آکِلَہ ہو گیا، (آکلہ اس پھوڑے کو کہتے ہیں، جس سے گوشت سَڑ کر جھڑنے لگتا ہے)، چنانچہ طبیبوں (Doctors) نے یہ تجویز کیا کہ حضرت عروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا پاؤں کاٹ دیا جائے تاکہ یہ زخم پُورے جسم میں پھیل نہ جائے لیکن حضرت عُروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اس پر راضی نہ ہوئے اور مسلسل انکار ہی کرتے رہے۔ آخر ڈاکٹر حضرات سے کہا گیا: جب یہ نماز پڑھ رہے ہوں، تب ان کا پاؤں کاٹ دینا۔ ڈاکٹروں نے ایسا ہی کیا، حضرت عُروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نماز ادا فرمارہے تھے کہ آپ کا پاؤں مبارک کاٹ دیا مگر قربان جائیے! حضرت عُروہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اتنی دِل جمعی کے ساتھ نماز کی لذّت میں محو ہو کر نماز ادا فرمارہے تھے کہ آپ کو پاؤں کٹ جانے کا اِحْساس تک نہ ہوا۔ (2)

(3): حضرت مُسْلِم بن یسار اور لذّتِ عبادت

اِمَام اَحمد بن حَنْبَل رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ لکھتے ہیں: حضرت مُسْلِم بن یسار رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ایک مرتبہ

1… عیون الحکایات، حصہ اول، صفحہ: 33و34۔
2… المدخل لابن الحاج، جلد: 2، صفحہ: 190۔

نماز ادا فرما رہے تھے، اچانک آپ کے قریب ہی کسی سبب سے آگ بھڑک اُٹھی، حضرت مُسلِم بن یسار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نماز میں ایسے محو تھے کہ آپ کو آگ لگنے کا احساس ہی نہ ہوا، یہاں تک کہ لوگوں نے آکر آگ بجھائی۔ (1)

(4): حضرت عبد اللہ بن زبیر اور لذّتِ عِبَادت

صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کو بھی لذّتِ عبادت کا کافی حِصّہ نصیب تھا، آپ انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا فرمایا کرتے تھے، ایک مرتبہ آپ نماز پڑھ رہے تھے، قریب ہی آپ کا ننھا منا پیارا سا بچہ موجود تھا، اچانک چھت سے ایک سانپ بچے کے قریب گر پڑا، لوگوں نے سانپ سانپ کہہ کر شور مچایا اور آخر کار سانپ کو مار دیا۔ اتنا کچھ ہونے کے باوُجُود حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔ (2)

حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا جب سجدے میں جاتے تو اتنا لمبا سجدہ فرماتے کہ چڑیاں آپ کی پیٹھ مبارک کو دیوار کا حصہ سمجھ کر اس پر بیٹھ جاتی تھیں۔ (3)

حضرت اِبْنِ اَبُو مُلَیْکہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا جیسا کوئی نہ دیکھا، ایک دِن آپ نماز ادا فرما رہے تھے کہ مَنْجَنِیْق (یعنی پتھر پھینکنے کے توپ جیسے آلے) سے چلایا ہوا ایک پتھر آپ کی داڑھی اور سینے کے درمیان سے گزرا، مگر حضرت عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا ایسے خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا فرما رہے تھے

323

1...الزہد لاحمد بن حنبل، صفحہ:301۔
2...تاریخ دمشق، جلد:28، صفحہ:174۔
3...تاریخ دمشق، جلد:28، صفحہ:170۔

کہ خُدا کی قسم! آپ کی آنکھوں میں کوئی خوف دیکھنے میں نہ آیا اور نہ ہی قراءَت میں کوئی فرق ہوا، آپ جیسے اطمینان کے ساتھ نماز ادا فرما رہے تھے، اسی طرح ادا فرماتے رہے۔ (1)

(5): حضرت رابعہ بصریہ اور لذّتِ عبادت

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا دِن رات عبادت میں مَصرُوف رہنے والی وَلِیّہ ہیں، آپ روزانہ ایک ہزار نوافِل ادا کیا کرتی تھیں اور آپ نے 50 سال ایسے گزارے کہ کبھی تکیے پر سَر نہ رکھا۔ **تَنْبِیْہُ الغَافِلِیْن** میں ہے: ایک روز حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نماز ادا کر رہی تھیں، جب آپ سجدہ میں گئیں تو چٹائی کا تنکا آپ کی آنکھ میں چلا گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا اس دِل جمعی کے ساتھ بارگاہِ اِلٰہی میں متوجہ تھیں کہ جب تک نماز میں رہیں تنکے کا احساس تک نہ ہوا۔ (2)

میر عبد الواحِد بلگرامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: نماز کے بعد آپ نے کسی سے فرمایا: دیکھو تو میری آنکھ میں کوئی چیز کھٹک رہی ہے۔ دیکھا گیا تو مُصلّے کا نوکیلا تنکا آنکھ میں گھس گیا ہے اور اس سے آنکھ زخمی ہو چکی ہے۔ دیکھنے والے نے کہا: اے سَیِّدہ! آپ کی آنکھ زخمی ہو گئی اور آپ کو احساس تک نہیں؟ فرمایا: میں نماز میں تھی، یہ واقعہ ہو گیا، جب میں اپنے خدا کے رُوبرُو ہوتی ہوں، اگر تمام دوزخ بھی میری آنکھ سے گزار دیں تو خوفِ اِلٰہی کے سبب مجھے خبر بھی نہ ہو۔ (3)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

323

1... تاریخ دمشق، جلد:28، صفحہ:173۔
2... تنبیہ الغافلین، صفحہ:308۔
3... سبع سنابل، صفحہ:93۔

لذّتِ عبادت سے محرومی کا وبال

اے عاشقانِ رسول! آپ نے سنا کہ ہمارے بزرگانِ دین کیسے خشوع و خضوع کے ساتھ، اللہ پاک کی یاد میں بالکل محو ہو کر انتہائی لذّت سے عِبَادت کیا کرتے تھے۔ اللہ پاک ہمیں بھی عِبَادت و ریاضت میں ایسی لذّت نصیب فرمائے۔ امام حسن بصری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ نماز، قرآن اور دُعا ان 3 چیزوں کی حَلاوت (یعنی مٹھاس) سے محروم ہوگئے، اگر تمہیں ان 3 چیزوں کی حلاوت نصیب ہو جائے تو اللہ پاک کا شکر ادا کرو، اگر لوگوں کو یہ نہ مِل سکیں تو جان لو کہ ان پر بھلائی کے دروازے بند ہو گئے۔ [1]

اللہُ اَکْبَر! غور فرمائیے! نماز، تِلاوت اور دُعا کی لذّت سے محروم ہو جانا کیسا نقصان دِہ ہے...!! افسوس! آج ہمارا حال کچھ ایسا ہی ہے ❁ نمازوں میں ہمارا دِل نہیں لگتا ❁ تِلاوت کی بات کی جائے تو شاید کئی کئی مہینے گزر جاتے ہیں ❁ تِلاوت کی طرف تَوَجُّہ بھی نہیں جاتی ❁ ہاں! ایک دُعا ہے کہ ہم نمازوں کے بعد مانگ لیتے ہیں ❁ وہ بھی کیسے مانگتے ہیں؟ ❁ ہمارا دُعا کرنے کا انداز کیسا ہوتا ہے؟ ❁ دُعا میں ہماری تَوَجُّہ کہاں ہوتی ہے؟ ❁ دُعا میں خشوع و خضوع کتنا ہوتا ہے؟ یہ سب چیزیں غور طلب ہیں۔

نہایت افسوس کی بات ہے! ❁ ہم عِبَادت سے، زِندگی کے اَصْل مقصد سے دُور ہوئے ❁ نمازوں کا ذوق و شوق کم ہوا ❁ دُعا مانگنے کا رجحان کم سے کم ہوتا گیا ❁ ہم نے قرآنِ کریم کو ادب سے الماری میں سجا کر تو رکھا مگر اس کی تِلاوت کر کے دِلوں کا زنگ دُور نہ کیا تو ہمارے حالات بگڑتے چلے گئے ❁ آج ہمارا معاشرہ تباہی کی طرف بڑھتا ہی چلا جارہا

323

1...شعب الایمان، باب فی معالجۃ کل، فصل فی الطبع علی القلب، جلد:5، صفحہ:447، حدیث:7226۔

ہے ❁ گھروں میں لڑائی جھگڑے ہیں ❁ سکون نہیں ہے ❁ کاروباری مسائل ہیں ❁ دِلوں میں بے چینی ہے ❁ آپس میں محبتیں دَم توڑ رہی ہیں ❁ ایک دوسرے کا احترام کم سے کم ہوتا جارہا ہے ❁ معاشرے میں پریشانیاں دِن بدِن بڑھتی ہی جارہی ہیں، یہ سب کیا ہے؟ یہ اپنے مقصد سے مُنہ موڑنے کا نتیجہ ہے، عِبَادت سے دُوری کا اَثَر ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم اگر سکون چاہتے ہیں، دُنیا اور آخرت میں کامیابیوں کے خواہش مند ہیں تو اس کے لئے ہمیں اپنے مقصد سے جُڑ جانا ہو گا، اپنے بزرگوں کی سیرت سے راہنمائی لینی ہو گی اور عبادت میں دِل لگانا ہو گا۔ اس کے سِوا انسان کی عزّت کا کوئی طریقہ نہیں ہے۔

انسان کی اَصل عزّت عبادت میں ہے

والدِ اعلیٰ حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تمام کمالات کی اَصل عِبَادت ہے اور انسان کی اَصل عزّت بارگاہِ الٰہی میں سَر جھکانے ہی میں ہے۔[1] قرآنِ مجید میں اِرْشاد ہوتا ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ (پارہ:22، سورۂ فاطر:10)	ترجمہ کنزالعرفان: جو عزّت کا طلبگار ہو تو ساری عزّت اللہ ہی کے پاس ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلْيَتَعَزَّزْ بِطَاعَةِ اللهِ جو عزّت چاہے، اس کو اللہ پاک کی اِطاعت میں طلب کرے یعنی عزّت خدا کی

323

1 ... انوارِ جمالِ مصطفےٰ، صفحہ: 323 ملخصاً۔

بندگی سے حاصِل ہوتی ہے۔ (1)

عبادت میں لذّت کیسے مِلے...؟

عموماً ذہنوں میں یہ خَلِش رہتی ہے کہ ہم نماز تو پڑھتے ہیں، تِلاوت بھی کرتے ہیں، جتنی ہو سکے عبادت کرتے ہیں مگر عِبَادت میں دِل نہیں لگتا، عِبَادت کی لذّت نصیب نہیں ہوتی۔ اس تعلق سے سب سے پہلی بات تو یہ ذہن نشین رکھئے کہ عِبَادت میں دِل لگنا، خشوع و خضوع حاصِل ہونا، عِبَادت کی لذّت نصیب ہونا، اللہ پاک کی بڑی نعمت ہے، البتہ اگر یہ نعمت نہ بھی ملے، تب بھی عِبَادت جاری رکھنی چاہیے، بعض لذّتِ عِبَادت نہ ملنے کے سبب عِبَادت کرنا ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسوں کو سمجھاتے ہوئے شیخ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه فرماتے ہیں: دِل لگے نہ لگے، تُم لگے رہو۔

لہٰذا عِبَادت کی لذّت نہ بھی ملے، دِل نہ بھی لگے، پھر بھی عِبَادت کرتے رہنا چاہیے، اللہ پاک نے چاہا تو ایک نہ ایک دِن لذّتِ عِبَادت کی نعمت بھی مِل ہی جائے گی۔

عِبَادت کی لذّت مشقت سے ملتی ہے

یاد رکھئے! ہمارا نفس عموماً عِبَادت کا عادِی نہیں ہوتا، اس لئے ابتدا میں اسے عِبَادت میں مشکل ہوتی ہے، عِبَادت میں دِل نہیں لگتا، اکتاہٹ ہوتی ہے، دِل دُنیوی کاموں میں لگا رہتا ہے، ایسی صُورت میں چاہیے کہ بندہ نفس پر بوجھ ڈال کر عِبَادت کرتا رہے، کرتا رہے، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! ایک دِن آئے گا کہ نفس عِبَادت کا عادِی ہو جائے گا اور دِل

323

1... تفسیرِ خازن، پارہ:22، سورۂ فاطر، زیرِ آیت:10، جلد:3، صفحہ:453۔

میں عِبادت کی لذّت پیدا ہو جائے گی۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ (پارہ:14، سورۂ نَحل:97)	ترجمہ کنزالعرفان: جو مرد یا عورت نیک عمل کرے اور وہ مسلمان ہو تو ہم ضرور اُسے پاکیزہ زندگی دیں گے۔

اس آیت میں بتایا گیا کہ جو مسلمان مرد یا عورت نیک اَعْمَال کرے، اللہ پاک اسے اچھی پاکیزہ زِندگی عطا فرمائے گا۔ تفسیر خازِن میں ہے: ایک قول کے مطابق اس اچھی زندگی سے عِبادت کی لذّت مراد ہے۔[1] یعنی جو مسلمان نیک اَعْمَال کرے، اللہ پاک اسے عِبادت کی لذّت عطا فرمادے گا۔ ایک بزرگ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں 20 سال تک مشقت سے نمازیں پڑھتا رہا، اس کے بعد مجھے عِبادت کی لذّت نصیب ہوئی۔[2]

نوافِل کی کثرت کیجئے!

پیارے اسلامی بھائیو! اگر ہم عِبادت کی لذّت چاہتے ہیں تو فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافِل کی کثرت کرنی چاہئے، نفل نمازیں پڑھیں، نفل روزے رکھیں، نفل صدقہ و خیرات کریں۔ اس کی برکت سے بھی اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! عبادت کی لذت نصیب ہو گی۔ حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ پاک فرماتا ہے: بندہ نوافِل کے ذریعے میرا قرب حاصِل کرتا رہتا ہے، یہاں تک میں اسے اپنا محبوب (یعنی پیارا) بنالیتا ہوں۔[3]

سُبْحٰنَ اللہ! نوافِل کی کثرت سے اللہ پاک کی محبت نصیب ہوتی ہے، ظاہِر ہے، اللہ

323

1... تفسیرِ خازن، پارہ:14، سورۂ نحل، زیرِ آیت:97، جلد:3، صفحہ:97۔
2... قُوتُ القلوب، جلد:1، صفحہ:92۔
3... بخاری، کتاب الرقاق، باب: التواضع، صفحہ:1597، حدیث:6502۔

پاک کی محبت مِلے گی تو دِل اللہ پاک کی طرف ہی متوجّہ رہے گا، دِل اللہ پاک کی طرف متوجّہ رہے گا تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اللہ پاک کی عبادت میں لذّت بھی نصیب ہو ہی جائے گی۔

لذّتِ عبادت پانے کا ایک نسخہ

فقیہ اَبُو اللَّیْث سمرقندی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: بندہ اس وقت تک عبادت کی لذّت حاصِل نہیں کر سکتا، جب تک یہ چار کام نہ کر لے: (1):عبادت اچھی نیت سے شروع کرے (2):عبادت کی توفیق ملی، یہ اللہ پاک کی نعمت ہے، اس پر نگاہ رکھے (3):خَشْیَّت (یعنی دِل میں خوفِ خُدا) رکھ کر عبادت کرے (4):اَوَّل سے آخر تک اِخْلاص اپنائے (ریاکاری نہ کرے)۔ کیونکہ جو بندہ اچھی نیت سے عِبَادت شروع کرتا ہے، وہ جان لیتا ہے کہ اس نیکی کی توفیق مجھے اللہ پاک ہی نے بخشی ہے اور جب بندہ اللہ پاک کی نعمت پر نگاہ رکھتا ہے تو شکر گزار رہتا ہے، پس شکر کی برکت سے نعمت میں اِضَافہ کر دیا جاتا ہے اور جب بندہ خشیت کے ساتھ عِبَادت کرتا ہے تو اس کے لئے ثواب واجِب (یعنی لازم) کر دیا جاتا ہے اور عبادت کرنے کا دُنیا میں اجر اور ثواب یہی ہے کہ بندے کو عبادت میں لذت ملتی ہے اور جب بندہ عبادت کو پُورے اِخْلاص کے ساتھ مکمل کرتا ہے تو اللہ پاک اس کا عَمَل قبول فرمالیتا ہے اور عَمَل کے قبول ہو جانے کی علامت یہ ہے کہ اسے مزید اور اعلیٰ نیکی کی توفیق بخشی جاتی ہے۔ (1)

1… تنبیہ الغافلین، صفحہ:341۔

سخت دِلی لذّتِ عبادت میں رُکاوٹ ہے

اے عاشقانِ رسول! عِبَادت میں لذت نصیب نہ ہونے کا سب سے اَہَم اور بنیادی سبب دِل کی سختی ہے، اگر ہمیں دِل کی نرمی نصیب ہوجائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! عبادت کی لذّت خود ہی مِل جائے گی۔ لہٰذا جو عبادت کی لذّت چاہتا ہے، اسے چاہئے کہ اپنا دِل نرم کرے، ایسے اَعْمال اپنائے جو دِل کو نرم کرتے ہیں کیونکہ ہر وہ کام جو دِل کی نرمی کا ذریعہ ہے، اس کی برکت سے عبادت کی لذّت بھی نصیب ہوتی ہے اور ہر وہ کام جو دِل کی سختی کا سبب ہے وہ لذّتِ عبادت سے محروم کرتا ہے۔

گُناہوں کے سبب دِل سخت ہوتا ہے

مثال کے طَور پر گُناہوں کے سبب دِل سخت ہوتا ہے اور توبہ کی برکت سے دِل کی نرمی نصیب ہوتی ہے، لہٰذا جو بندہ گناہوں میں مُلَوّث ہو، اسے عبادت کی لذّت ملنا سخت دُشوار ہے۔ ایک مرتبہ حضرت وُہَیْب بن وَرْد رحمۃُ اللہِ علیہ کی خِدْمت میں عرض کیا گیا: جو بندہ اللہ پاک کی نافرمانی کرے، کیا اسے عبادت کی لذّت نہیں ملتی؟ فرمایا: ہاں! جو گُناہ کرتا ہے اسے بھی لذّتِ عبادت نصیب نہیں ہوتی اور جو گُناہ کا ارادہ کرے وہ بھی لذّتِ عبادت سے محروم رہتا ہے۔[1]

حضرت عبد اللہ بن خَبِیْق رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "ناحق باتیں سننا" دِل سے لذّتِ عبادت کا نُور بجھا دیتا ہے۔[2]

1…شُعَبُ الایمان، جلد:5، صفحہ:447، حدیث:7225۔

2…حِلْیَۃُ الاَوْلیا، جلد:10، صفحہ:177۔

اللہُ اکبر! **پیارے اسلامی بھائیو!** گانے باجے ❁ جھوٹ ❁ غیبت ❁ چغلی وغیرہ گُناہوں بھری باتیں ناحق باتیں ہیں، ان کو سننے سے بندہ لذّتِ عبادت سے محروم ہو جاتا ہے، لہٰذا جو چاہتا ہے کہ اس کا دل عبادت میں لگے ❁ نماز پڑھنے میں لطف آئے ❁ تلاوت کرتے ہوئے آنکھوں میں آنسو آئیں ❁ اللہ پاک کی بارگاہ میں مُناجات کی لذّت ملے ❁ درود شریف پڑھے تو دِل عشقِ مصطفےٰ سے لبریز ہو جائے ❁ گنبدِ خضریٰ کا تَصَوُّر بندھ جایا کرے ❁ دورانِ عبادت فضول خیالات تنگ نہ کریں تو اسے چاہئے کہ گانے باجے سننے سے بچے ❁ آنکھوں ❁ کانوں ❁ ہاتھوں اور دیگر اعضا کو گناہوں سے بچائے ❁ فُضُول گوئی سے بچے ❁ جھوٹ ❁ غیبت چغلی ❁ الزام تراشی وغیرہ سے ہر دَم بچتا رہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! دِل نرم ہو گا اور عِبادت میں لذّت نصیب ہو گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فِکرِ آخرت اپنائیے!

پیارے اسلامی بھائیو! جو بندہ لذّتِ عبادت کا طلبگار ہے، اسے چاہئے کہ دِل سے دُنیا کی محبت نکالے اور فِکرِ آخرت اپنائے۔اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! عبادت میں لذّت اور یکسوئی نصیب ہو گی۔ حضرت اَبُو عبد اللہ قرشی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص نے کسی نیک بزرگ کی خدمت میں عرض کیا: عالی جاہ! میں نیکی کرتا ہوں مگر دِل میں نیکی کی لذّت نہیں پاتا۔ اللہ پاک کے اُس نیک بندے نے فرمایا: تمہارے دِل میں اِبلیس کی بیٹی یعنی دُنیا رہتی ہے اور یقیناً باپ (یعنی شیطان) اپنی بیٹی (دُنیا) سے ملنے تمہارے دِل میں آتا رہتا ہے، ظاہِر ہے، ابلیس جب بھی تمہارے دِل میں آئے گا، فساد ہی پھیلائے

گا، یہ وجہ ہے کہ تمہیں نیکی کی لذّت نہیں ملتی۔[1] روایت ہے، اللہ پاک نے اپنے نبی حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام کو فرمایا: اے داؤد! اگر مجھ سے محبت کرتے ہو تو دُنیا کی محبت دِل سے نکال دو! بے شک میری محبت اور دُنیا کی محبت ایک دِل میں جمع نہیں ہو سکتی۔[2]

ایک مرتبہ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے حواریوں کو فرمایا: مُردوں کے پاس مت بیٹھا کرو، ورنہ تمہارا دِل مُردہ ہو جائے گا۔ حواریوں نے عرض کیا: مُردے کون ہیں؟ فرمایا: اَلرَّاغِبُوْنَ فِی الدُّنْیَا اَلْمُحِبُّوْنَ لَهَا دُنیا میں رغبت رکھنے اور دُنیا سے محبت کرنے والے۔[3]

لذیز چیزیں کھاتے رہنا دِل کی سختی کا باعِث ہے

پیارے اسلامی بھائیو! زیادہ کھانا بھی دِل کو سخت کرتا ہے، اس لئے جو لذّتِ عبادت کا طلبگار ہے، اسے چاہئے کہ بھوک سے کم کھانے کی عادت اپنائے۔ حضرت ابراہیم بن اَدھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں کوہِ لبنان میں کئی اَولیائے کرام کی صحبت میں رہا، ان میں سے ہر ایک نے مجھ سے یہی کہا: جب لوگوں میں جاؤ تو انہیں چار باتوں کی نصیحت کرنا، ان میں ایک نصیحت یہ تھی کہ جو زیادہ کھائے گا، اسے عِبَادت کی لذّت نصیب نہیں ہو گی۔[4]

حضرت امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: راہِ آخرت پر چلنے والے بزرگانِ دین رَحمۃُ اللہِ عَلَیْھِم کی مبارک عادت تھی کہ وہ سالن ہمیشہ نہیں بلکہ کبھی کبھار ہی کھاتے تھے اور نفس کی خواہشات سے بچتے تھے کیونکہ انسان اگر خواہش کے مطابق لذیذ

1... تفسیر روح البیان، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:189، جلد:2، صفحہ:149۔
2... مُکاشفۃ القلوب مترجم، صفحہ:317۔
3... تفسیر روح البیان، پارہ:4، سورۂ آلِ عمران، زیرِ آیت:189، جلد:2، صفحہ:149۔
4... منہاج العابدین مترجم، صفحہ:260۔

چیزیں کھاتا رہے تو اس سے اُس کا نفس سرکش ہو جاتا ہے اور دِل میں سختی پیدا ہوتی ہے۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

3 چیزیں چھوڑیں تو لذّتِ عبادت مل گئی

حضرت احمد بن حرب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں 50 سال اللہ پاک کی عبادت کرتا رہا، میں نے 3 چیزوں کو چھوڑا تو عبادت کی لذّت مِل گئی؛ (1): میں نے لوگوں کی رِضا کو چھوڑ دیا (یعنی **لوگ کیا کہیں گے** اس کی فِکْر چھوڑ کر یہ ذہن بنالیا کہ **میرا اللہ پاک کس بات میں راضی ہے**) (2): میں نے فاسِقوں (یعنی اعلانیہ گناہ کرنے والوں) کی صحبت کو چھوڑا اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کی (3): میں نے دُنیا کی لذّت کو چھوڑا، یہاں تک کہ آخرت کی لذّت حاصِل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ [2]

شعبہ ہفتہ وار اجتماع

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں 80 سے زائد شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دھومیں مچا رہی ہے، انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلس ہفتہ وار اجتماع"** بھی ہے۔ مجلس ہفتہ وار اجتماع عموماً 3 سے 5 ارکان پر مُشْتَمِل ہوتی ہے۔ قاری و نعت خواں اور مُبَلِّغ کا جَدْوَل بنانا، تلاوت و نعت اور بیان کی پرچیاں بنا کر مُتَعَلِّقَہ ذِمَّہ دار کو کم از کم 7 دن پہلے بتانا۔ اجتماع گاہ بالخصوص داخلی دروازوں پر حفاظت کے پیشِ نظر حارِسین مُقَرَّر کرنا۔ اسپیکر، لائٹس، جنریٹر اور یو پی ایس کا مناسب انتظام کرنا، وُضو

323

1… احیاءُ العلوم مترجم، جلد: 3، صفحہ: 280۔

2… تاریخ الاسلام، جلد: 6، صفحہ: 184۔

خانہ و اِستنجا خانوں پر پانی وغیرہ کا انتظام کرنا، اجتماع گاہ اور مسجد کی صفائی کا خیال رکھنا، دریاں و چٹائیاں بچھانا اور اجتماع کے اختتام پر اُٹھانا، بستوں، وضو خانہ اور مسجد کی چھت پر گفتگو میں مصروف اسلامی بھائیوں کو نرمی و شفقت سے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کروانا، ضرورت کے مطابق مناسب مقامات پر پانی کی سبیل لگانا، مکتبۃ المدینہ کے کتب و رسائل کی بستے پر فراہمی اور بستوں پر غیر شرعی و غیر اخلاقی لٹریچر اور غیر معیاری کھانے پینے کی چیزوں کی فروخت پر نظر رکھنا، اجتماع میں آنے والے اسلامی بھائیوں کی گاڑیوں کے لئے پارکنگ کا انتظام کرنا، جوتے رکھنے کے لئے چوکیاں بنا کر ترتیب سے جوتے رکھنا، ہر بستے کی جگہ مخصوص کرنا بلکہ ممکنہ صورت میں پینا فلیکس بینر یا بورڈ لگانا وغیرہ اس مجلس کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ اللہ کریم "**مجلس ہفتہ وار اجتماع**" کو مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

لذّتِ عبادت پانے کا ایک بہترین طریقہ

پیارے اسلامی بھائیو! عِبادت میں لذّت پانے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم اللہ پاک کے نیک بندوں کی صحبت اختیار کریں، الحمدللہ! اللہ پاک کے نیک لوگوں کے پاس اُٹھنے بیٹھنے سے، ان کی باتیں سننے، ان کی طرف محبت سے دیکھنے اور ان کی سیرت اپنانے کی برکت سے دِل کی سختی دُور ہوتی اور فِکْرِ آخرت نصیب ہوتی ہے۔ حضرت جعفر بن سلیمان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں جب کبھی اپنے دِل میں سختی پاتا تو صبح سویرے حضرت محمد بن واسع رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خِدمت میں حاضِر ہو جاتا، اس کی برکت سے مجھے فائدہ پہنچتا تھا۔ (1)

323

1...حِلْیَۃُ الْاَوْلِیا، جلد:2، صفحہ:395۔

فتح محمد نمازی بن گیا

میاں شیر محمد شر قپوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ پاکستان کے مشہور اَوْلیائے کرام میں سے ہیں، ایک مرتبہ آپ کے ایک مرید نے آپ کی خِدمت میں عرض کیا: عالی جاہ! میرا ایک بیٹا ہے: فتح محمد۔ میں نے اسے بڑے شوق سے حافِظِ قرآن بنایا مگر وہ نماز نہیں پڑھتا۔ میاں شیر محمد شر قپوری رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: اُسے ہمارے پاس لے آنا۔ چنانچہ مُرید 2 دِن کے بعد اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر حاضِر ہو گیا اور عرض کیا: حُضُور! فتح محمد حاضِر ہے۔ میاں شیر محمد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بڑے پیار سے پوچھا: فتح محمد نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ عرض کیا: نماز میں میرا دِل نہیں لگتا، اگر نماز پڑھوانی ہے تو دِل لگا دو۔

میاں شیر محمد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے، فتح محمد کی بات سُن کر جوش میں اُٹھ بیٹھے اور کلمہ کی انگلی سے اس کے دِل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: جاؤ! اب دِل لگا کرے گا۔ بَس اللہ پاک کے ولیٔ کامِل کا اتنا ہی کہنا تھا، اب فتح محمد کی یہ کیفیت ہو گئی کہ ظہر کی نماز شروع کرتا تو عصر تک ظہر ہی مکمل ہوتی، عشا کی نیت باندھتا تو فجر ہو جاتی تھی۔ (1)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا؛ عبادت کی لذّت حاصِل کرنی ہو تو اس کے لئے نیک لوگوں کی خِدمت میں حاضِری بھی دی جائے، کیا خبر کب نگاہِ عنایت ہو جائے اور فتح محمد کی طرح بس ایک ہی نظرِ کرم میں ہمارا دِل بھی روشن ہو جائے۔

نیک عمل نمبر 5 کی ترغیب:

پیارے اسلامی بھائیوں! عبادت کی لذت پانے، نیک کاموں میں دل لگانے اور نیک

323

1...مواعظِ نعیمیہ، صفحہ: 316و317۔

لوگوں کی صحبت پانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہیے، ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے ان شاء اللہ اس کی برکت سے نیکیوں پر استقامت پانے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنا بھی ہے شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا کردہ "72 نیک اعمال" میں سے ایک نیک عمل نمبر 5 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃ الکرسی، سورۃ الاخلاص اور تسبیح فاطمہ پڑھی؟ الحمد للہ! شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مُریدوں کو اپنی اِصلاح کے لئے بہترین نسخہ دیا ہے۔ آپ بھی جیبی سائز کا یہ مختصر رِسالہ مکتبۃ المدینہ سے طلب کیجئے، اسے پڑھیے، اس کے مُطابق زِندگی گزاریئے اور روزانہ اپنے اَعْمال کا مُحاسَبہ کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! گُناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنے گا، دِل کی پاکیزگی ملے گی اور کردار اُجلا اُجلا، نکھرا نکھرا، خوب صُورت ہو جائے گا۔

اللہ پاک ہمارے دِل کی سختی دُور فرمائے، ہمارے دِل روشن ہوں، کاش! نمازوں میں دِل لگ جائے، کاش! عبادت کا ذوق و شوق ہمیں نصیب ہو جائے، اے کاش! صد ہزار کاش! ہمیں عبادت کی لذّت بھی ملے اور اس پر استقامت بھی نصیب ہو جائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام جعفر صادِق رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر

اے عاشقانِ رسول! 15 رجب المرجب کو یومِ امامِ جعفر صادِق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہے، اس مناسبت

سے آیئے! حُصُولِ برکت کے لئے امام جعفر صادِق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر ذِکرِ خیر سُن لیتے ہیں۔

امام جعفر صادِق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مختصر تعارُف

آپ کا نام: جعفر اور کُنیت: ابوعبداللہ ہے۔ امام جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سچائی بہت مشہور تھی، اس لئے آپ کو صادِق (یعنی سچ بولنے والا) کہا جاتا ہے۔[1] امام جعفر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ 80ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ حسینی سید ہیں۔ آپ امام محمد باقر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بیٹے، امام زین العابدین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پوتے اور سَیِّدُ الشُّہداء، شَہیدِ کربلا حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پڑپوتے ہیں۔ امام جعفر صادِق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے نسب شریف سے متعلق ایک بڑی دلچسپ بات یہ ہے کہ آپ کی والدہ محترمہ حضرت اُمِّ فَرْوَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اَوْلاد سے ہیں۔ یُوں امام جعفر صادِق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ والِد کی جانِب سے حسینی ہیں اور والِدہ کی جانِب سے صدیقی ہیں۔[2]

حضرت امام جعفر صادِق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ 68سال اس دُنیا میں تشریف فرما رہے، آپ نے 15 رجب المرجب، 148ہجری کو وِصَال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک جنّتُ البقیع میں ہے۔[3]

عَظمتِ امام جعفر! مرحبا! مرحبا!	بَرَکتِ امام جعفر! مرحبا! مرحبا!
صداقتِ امام جعفر! مرحبا! مرحبا!	شرافتِ امام جعفر! مرحبا! مرحبا!
سیادتِ امام جعفر! مرحبا! مرحبا!	کرامتِ امام جعفر! مرحبا! مرحبا!

323

1...وفیات الاعیان، جلد:1، صفحہ:168۔
2...سِیَرُ اَعْلَامُ النُّبَلَا، جلد:6، صفحہ:438۔
3...وفیات الاعیان، جلد:1، صفحہ:168۔

غیب سے انگور ظاہر ہوئے

حضرت لیث بن سعد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حج کا موسم تھا، میں نے مکہ مکرمہ میں نمازِ عصر ادا کی اور اَبُوقُبیس نامی پہاڑ پر چلا گیا، پہاڑ کی چوٹی پر میں نے دیکھا: ایک نیک بزرگ بیٹھے دُعا کر رہے تھے، اُنہوں نے پہلے یَارَبّ کہہ کر اللہ پاک کو پُکارا اور مسلسل یَارَبّ یَارَبّ ہی کہتے رہے، یہاں تک کہ اُن کی سانس ٹوٹ گئی، پھر اُنہوں نے یَا رَبَّاہُ کہنا شروع کیا، اب کی بار بھی یَا رَبَّاہُ یَا رَبَّاہُ کہتے کہتے اُن کی سانس ٹوٹ گئی، پھر اُنہوں نے یَااللہ یَااللہ کہنا شروع کیا، یہاں تک کہ سانس ٹوٹ گئی، پھر یَا حَیُّ یَا حَیُّ کہہ کر اللہ پاک کو پُکارا، پھر یَا رَحِیْمُ یَا رَحِیْمُ کہنا شروع کر دیا اور آخر میں اُنہوں نے یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِین کہہ کر اللہ پاک کو پُکارا، یُوں اُنہوں نے سات بار کیا، آخر میں اللہ پاک کے حُضُور جو چاہا دُعا کی۔ میں قریب ہی چھپ کر کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا۔

ابھی اس نیک بزرگ کی دُعا پُوری بھی نہ ہوئی تھی کہ اچانک غیب سے انگوروں کا ایک گُچھا اور 2 نئی چادریں ظاہِر ہوئیں۔ یہ وہ موسم تھا کہ انگور کہیں بھی دستیاب نہ تھے، دُعا پُوری کرنے کے بعد اُس نیک بزرگ نے انگور کھانا شروع کئے، اب میں اُس نیک بزرگ کے قریب گیا اور عرض کیا: آپ دُعا مانگ رہے تھے تو میں آمین کہہ رہا تھا، لہٰذا مجھے بھی انگوروں میں شریک کر لیجئے! اُس نیک بزرگ نے فرمایا: میرے پاس آؤ! کھاتے جاؤ مگر کوئی دانہ بچا کر مت رکھنا۔ حضرت لیث بن سعد رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے انگور کھانا شروع کئے، یہ انتہائی لذیذ انگور تھے، میں نے کبھی ایسے انگور نہیں کھائے تھے اور حیرت کی بات یہ تھی کہ میں نے جی بھر کر انگور کھا لئے مگر ان میں سے ایک بھی دانہ

کم نہ ہوا۔

انگور کھا لینے کے بعد اُس نیک بزرگ نے دونوں نئی چادروں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ان دونوں میں سے جو چاہو رکھ لو! میں نے کہا: مجھے چادر کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اُنہوں نے دونوں چادریں اپنے جسم پر لپیٹ لیں، پُرانی چادریں جو نیچے بچھائی تھیں، انہیں ہاتھ میں پکڑا اور ایک طرف کو چل دیئے، میں بھی ان کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ جب ہم صفا و مروہ کے قریب پہنچے تو ایک غریب شخص نے پُکار کر کہا: اے رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے! میرا تَن ڈھانپئے!

اُس نیک بزرگ نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چادریں اس غریب کو دِیں اور آگے چل دیئے۔ اب میں اس غریب شخص کے پیچھے گیا اور اُس سے پوچھا: آپ کو جس نے چادریں دِیں، یہ کون ہیں؟ وہ غریب شخص بولا: یہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہزادے امام جعفر صادِق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں۔

اَللہُ اَکْبَر! اب میں نے امام جعفر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو تلاش کرنا شروع کیا، تاکہ آپ سے اَحادیث سُنوں مگر افسوس! میں دوبارہ ملاقات سے محروم رہا۔[1] اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب بخشش ہو۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ

1…حکایتیں اور نصیحتیں، صفحہ: 437۔

عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

کھانے کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”**سنّتیں اور آداب**“ سے کھانا کھانے کی سنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔☆ ہر کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ پہنچوں تک دھو لیجئے۔ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو یہ پسند کرے کہ اللہ پاک اس کے گھر میں برکت زیادہ کرے تو اسے چاہیے کہ جب کھانا حاضر کیا جائے تو وضو کرے اور جب اٹھایا جائے تب بھی وضو کرے۔[2] مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ لکھتے ہیں: اس (یعنی کھانے کے وضو) کے معنیٰ ہیں: ہاتھ و منہ کی صفائی کرنا کہ ہاتھ دھونا کلی کرلینا۔[3]

﴿اعلان﴾

کھانے کی بقیہ سنّتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

323

1... مشکوٰۃ، کتاب: الْاِیمان، باب: الْاِعْتِصَام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔
2... ابن ماجه، کتاب الاطعمه، باب الوضوء عند الطعام، ۴/۹، حدیث ۳۲۶۰
3... مرآۃ المناجیح، ۶/۳۲

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

﴾3﴿ رَحمت کے سترّ دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُود پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴾4﴿ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت احمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴾5﴿ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[3] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

﴾6﴿ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظّم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 07 اکتوبر 2021ء

323

[1] ...الترغيب والترهيب ج ٢ ص ٣٢٩، حديث ٣١

[2] ...مجمع الزوائد، كتاب الادعية، باب في كيفية الصلاة...الخ، ١٠/٢٥٤، حديث: ١٧٣٠٥

[3] ...تاريخ ابن عساكر، ١٩/١٥٥، حديث: ٤٤١٥

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعایاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

کھانا کھانے کی بقیہ سنتیں اور آداب

☆ کھانے سے پہلے جوتے اُتار لیجئے۔ ☆ کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ لیجئے۔ ☆ اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ، پڑھ لیجئے۔ ☆ کھانے سے پہلے یہ دعا پڑھ لی جائے تو اگر کھانے میں زہر بھی ہوگا تو اِنْ شَآءَ اللہ اثر نہیں کرے گا: (دعا یہ ہے) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ (یعنی اللہ پاک کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اے ہمیشہ سے زندہ و قائم رہنے والے۔)[1] سیدھے ہاتھ سے کھائیے۔ ☆ اپنے سامنے سے کھائیے۔ ☆ کھانے میں کسی قسم کا عیب نہ لگائیے، مثلاً یہ نہ کہیے کہ مزیدار نہیں، کچا رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ و خلافِ سنت ہے بلکہ جی چاہے تو کھالیجئے ورنہ ہاتھ روک لیجئے۔ ☆ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سُنّت مولانا شاہ امام احمد رضاخان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ و خلافِ سنت ہے۔ (سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی) عادتِ کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمایا ورنہ

[1] ... فردوس الاخبار، ۱/۲۷۴، حدیث: ۱۹۵۵

نہیں اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مُروتی پر دلیل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ حسنِ عبادت کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "حسنِ عبادت کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ـ

ترجمہ: اے اللہ! اپنے ذکر اور شکر اور اچھی عبادت پر ہماری مدد فرما۔ (فیضانِ دعا، ص291)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ واستغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ

کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نَمازوں کے اَوقات میں نَماز پڑھنے سے قبل نَماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نَمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی

سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آ جانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مَرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) اِنفِرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟ (41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق ورِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند

ہیں؟(44)کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہر تو نہیں کیا؟(45)تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46)ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47)چوک درس دیا، یا سُنا؟(48)اپنے والدین اور پیرومُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟(49)مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50)ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51)کسی اِسلامی بھائی(خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشِش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واحتِرام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12مرتبہ

ہفتہ وار 10نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے/ سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالم (یا امام مسجد، مؤذِّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد